بسم اللہ الرحمن الرحیم

نارملائزیشن کے منصوبے کو آگے بڑھانا

تحریر: مصعب عمیر، پاکستان

واضح طور پر حکومت بھارت کے ساتھ بڑے پیمانے پر نارملائزیشن کے عمل کو آگے بڑھانے پر پوری سنجیدگی اور جذبے کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اس نے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ اگر بھارت ایک قدم اٹھائے گا تو وہ دو قدم اٹھائی گی۔ اس حکومت نے کارتارپور راہداری کی افتتاحی تقریب میں شرکت کے لیے بھارتی وزیر خارجہ کو عوت دی جس کو ہندو ریاست نے مسترد کر دیا۔ اس حکومت نے یکطرفہ طور پر یہ اعلان کر دیا ہے کہ جنگ کسی صورت نہیں کی جائے گی جبکہ بھارت نے ایسی کوئی یقین دہانی نہیں کرائی ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ کولڈ اسٹارٹ پر مبنی ایٹمی فوجی حملے کی تیاریوں میں مصروف ہے۔

اس کے علاوہ یہ حکومت ہندو تہواروں پر مبارک باد پیش کرتی ہے جبکہ بھارتی آرمی چیف نے سختی سے یہ مطالبہ کیا کہ اگر پاکستان امن چاہتا ہے تو سیکولر ریاست بنے۔ اس حکومت نے بھارت سے افغانستان کے مسئلے کے حل میں اپنا کردار ادا کرنے کی التجاء بھی کی ہے جہاں بھارت پہلے سے ہی کافی اثرورسوخ اور موجودگی رکھتا ہے اور اسے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اس حکومت نے بھارت کے ساتھ کھلی تجارت اور سرحدوں کو کھولنے کی بات کی ہے جبکہ دوسری جانب اس پر یہ الزام بھی لگایا جاتا ہے کہ وہ پاکستان کی معیشت کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے۔

بھارت کے ساتھ نارملائزیشن کے عمل میں یکطرفہ مفاہمت کی جارہی ہے جبکہ اسے ایک کامیابی کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ یہ دعویٰ بھی کیا جارہا ہے کہ پاکستان کے اقدامات کا مثبت جواب نہ دے کر بھارت بین الاقوامی برادری کے سامنے بے نقاب ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت لوگوں کو یہ یقین دلارہی ہے کہ بھارت کے ساتھ نارملائزیشن کا عمل خطے میں امن وخوشحالی کیلئے اہم ہے۔

بھارت کے ساتھ نارملائزیشن کی پالیسی پر نظر ثانی اور اس پالیسی سے دستبردار ہو جانا چاہیے۔ نارملائزیشن کی پالیسی پر چلتے ہوئے حکومت بھارت، علاقائی صورتحال اور بین الاقوامی برادری کے کردار کو بالکل بھی صحیح طور پر نہیں سمجھ رہی۔ اگر حکومت ان معاملات کو سمجھ پاتی تو وہ ہتھیار پھینک دینے کی اس پالیسی سے دستبردار ہو جاتی۔

بھارت کے ساتھ نارملائزیشن کی پالیسی سے دستبرداری کا معاملہ بالکل واضح ہے۔ بھارت یقینی طور پر مسلمانوں اور اسلام کا دشمن ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں اس کی درندگی اور گجرات میں بے جے پی کی سرپرستی میں مسلمانوں کا قتل عام اس کی مسلم دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس بات کا مزید ثبوت یہ ہے مودی پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے افغانستان کی سرزمین کو استعمال کر رہا ہے۔ پاکستان کو بنجر بنادینے کے لیے مودی کا ڈیموں کی تعمیر کا منصوبہ اس بات کا ایک اور ثبوت ہے۔ بھارت کا اپنی سرحدوں میں موجود لوگوں کو انصاف اور خوشحالی فراہم کرنے کی عدم صلاحیت مزید اس حقیقت کو ثابت کرتی ہے کہ وہ خطے میں وسیع کردار ادا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ یقیناً پاکستان کا کئی دہائیوں سے بھارت کو ایک جارح ریاست کے طور پر دیکھنا بغیر کسی وجہ اور دانش کے نہیں تھا۔ متکبرانہ طور پر دہائیوں پر پھیلی اس پالیسی سے مکمل دستبرداری اور اس کے بالکل الٹ پالیسی کو اختیار کرنا تاکہ "نیا پاکستان" بنایا جائے، حکومت کی خطے میں مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے حوالے سے منافقت اور عدم اخلاص پر مبنی رویے کی عکاس ہے۔

جہاں تک خطے کی صورتحال کا تعلق ہے تو اس کا تعین خطے کے لیے امریکی پالیسی سے ہوتا ہے جسے خطے کی ریاستیں نافذ کرتی ہیں۔ مودی کی قیادت میں بھارت امریکی منصوبے میں مکمل طور پر شریک ہے جس کے تحت بھارت کو علاقائی طاقت بنایا جانا ہے تاکہ وہ چین اور خطے کے مسلمانوں کے خلاف استعمال ہو سکے۔ امریکا نے افغانستان اور بنگلادیش میں اپنے اثرورسوخ کو استعمال کر کے بھارت کی اسٹریٹیجک گہرائی میں اضافہ اور پاکستان کو کمزور کر دیا ہے۔ امریکا پاکستان کی موجودہ حکومت پر اپنا اثر وسوخ استعمال کر رہا ہے تاکہ بھارت کی بڑھتی ہوئی طاقت کے جواب میں پاکستان کوئی مزاحمت نہ

کر پائے اور بھارت کی زیرِ قیادت خطے میں اپنا ثانوی کردار قبول کرلے۔ بھارت کی حقیقت کو اگر سامنے رکھا جائے تو یہ بات کیسے ممکن ہے کہ اس کی بالادستی خطے کے لیے امن اور خوشحالی کا باعث ہوگی؟

جہاں تک بین الاقوامی برادری کا تعلق ہے تو وہ کسی کام کی نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ حقیقی معنوں میں کوئی بین الاقوامی برادری وجود ہی نہیں رکھتی۔ بین الاقوامی برادری کی حقیقت یہ ہے کہ یہ پانچ بڑی طاقتوں: امریکا، روس، فرانس، برطانیہ اور چین، کے مفادات کی نمائندگی کرتی ہے اور اس میں سے بھی چین بین الاقوامی سطح کی نہیں بلکہ صرف خطے کی بڑی طاقت ہے۔ جہاں تک اسلام اور مسلمانوں کا تعلق ہے تو یہ تمام کی تمام پانچ بڑی طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کی دشمن ہیں اور وہ اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کرتی رہتی ہیں اور اس حوالے سے ان پانچ طاقتوں کے مفادات ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہیں۔ اگرچہ چین کی بھارت کے ساتھ سخت دشمنی ہے لیکن اس کے باوجود اپنے ملک میں موجود مسلمانوں کے خلاف اس کا رویہ انتہائی سخت اور سفاکانہ ہے جہاں وہ باعمل مسلمانوں کو کیمپوں میں قید کر دیتا ہے۔ چین وحشی میانمار حکومت کی حمایت کرتا ہے اور یہ اس بات کی نشانی ہے کہ خطے کے مسلمانوں کے خلاف چین دشمنی رکھتا ہے۔

خطے کے مسلمانوں کا تحفظ اور خوشحالی صرف اسلام سے منسلک ہے۔ یہ اسلام ہی تھا جس کی بدولت یہ خطہ صدیوں تک ترقی و خوشحالی کے دور دیکھتا رہا۔ اور یہ صرف اسلام ہی ہے جو اس خطے کے ماضی کو حال بنا سکتا ہے۔ اس تبدیلی کے حوالے سے پاکستان کا کلیدی کردار ہے کیونکہ وہ اگر پوری امت کی نہیں تو یقینی طور پر خطے کی سب سے طاقتور مسلم ریاست ہے۔ دشمنوں کو مراعات، رعایتیں دینے اور التجائیں کرنے کی بجائے پاکستان کو نبوت کے طریقے پر خلافت کے دوبارہ قیام کا نقطہ آغاز بننا چاہیے، جو مسلمانوں کے مفادات کے حصول کو یقینی بنائے گی اور ان کے تحفظ کے لیے اپنی فوجی صلاحیتوں میں مسلسل اضافہ کرے گی تاکہ اس کے دشمنوں کے عزائم کو خاک میں ملایا جاسکے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا،

وَإِنِ ٱسۡتَنصَرُوكُمۡ فِى ٱلدِّينِ فَعَلَيۡكُمُ ٱلنَّصۡرُ

"اگر یہ دین کے بارے میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر ان کی مدد لازم ہے" (الانفال: 72)۔